بائبلائی علمِ تفسیر کا تعارف

ایک مختصر تعارف پہلے پیش کیا گیا تھا، اور اب ہمارے سامنے جو مضمون ہے وہ **بائبلائی ہرمینوٹکس** ہے۔ اُردو میں اسے **بائبلی علمِ التفسیر** کہا جاتا ہے، یعنی مقدّس نوشتوں کی تشریح و تعبیر کا مقدّس فن۔

گزشتہ روز میں نے ''بائبلیکل'' کے لفظ کے بارے میں کچھ بات کی تھی۔ جب ہم ''بائبلیکل'' کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری توجہ کا مرکز، ہماری تفسیر کی محنت کا محور، اور وہ تمام اُصول جنہیں ہم سیکھنے والے ہیں—یہ سب کچھ **خُدا کے کلام** ہی سے لیا جائے گا۔ ہماری ہرمینوٹکس کتابِ مقدس کے پیشِ نظر پڑھائی جائے گی؛ کیونکہ ہمارا ایمان اور ہمارے اعمال خُدا کے کلام سے بندھے ہوئے ہیں۔

اب میں تمہیں اس مضمون کے بہاؤ کو دکھاؤں گا، اور وہ باتیں جو اس کورس میں زیرِ بحث آئیں گی۔ ایک سادہ اور بنیادی خاکہ یہ ہے کہ آج ہم سب سے پہلے اس بات کو دیکھیں گے:

بائبل کیا ہے

اس سے پہلے کہ ہم کتابِ مقدس کی تفسیر کا مطالعہ شروع کریں، لازم ہے کہ پہلے یہ جانیں کہ **بائبل ہے کیا۔**

بائبل انسان کے کلام سے برتر ہے؛ کیونکہ انسان کی گواہی آخری نہیں ہوتی، مگر **خُدا کے کلام** کی گواہی آخری ہے۔ ایک آدمی فلسفہ میں ترقی کر سکتا ہے، تحقیق میں آگے بڑھ سکتا ہے، علم اور سائنس میں اُونچے درجے تک پہنچ سکتا ہے؛ **لیکن آخری فیصلے کا اختیار صرف کتابِ مقدس ہی کو ہے۔**

کہو ''آمین''۔

ہاں، بائبل ہی ہر سچائی کا آخری قول ہے۔

تم میں سے بعض بہت خاموش ہیں—پریشان نہ ہو، کیونکہ جب کلاس بہت سنجیدہ ہو جائے تو میں ذرا ماحول کو ہلکا بھی کر دیتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ طالبِ علم خوشی کے ساتھ سیکھیں۔

بائبل بمقابلہ انسانی فلسفہ

قدیم یونانی—رومی دنیا میں کچھ فلاسفہ تھے جن کے مکتبِ فکر کا یہ نظریہ تھا کہ خُدا نے دنیا کو تو پیدا کیا، مگر پھر وہ کنارہ کش ہو کر دور کھڑا رہا، اور سب معاملات کو فقط تماشائی کی طرح دیکھتا رہا۔
یہ خیالات اگرچہ فلسفیانہ دکھائی دیتے ہیں، **لیکن بائبل کے مطابق نہیں۔**

کیونکہ بائبل کی گواہی یہ ہے:

جس خُدا نے جہان کو بنایا، اُس نے انسانوں کے درمیان اپنا مسکن قائم کیا۔
وہ تماشائی بن کر دور نہیں کھڑا رہا، بلکہ وہ انسان کے قریب آیا۔
خُدا ہمارے ساتھ۔ :اور جب انسان اُس سے جُدا ہو گیا تو خُدا نے *عمانوایل* کا نام ظاہر کیا، جس کا مطلب ہے

یہی قدیم کشمکش ہے:
انسانی فلسفہ ایک طرف، اور کتابِ مقدس کی تعلیم دوسری طرف۔

بائبل واحد اور حقیقی الہام

کتابِ مقدس واحد اور مطلق سچائی ہے۔
''کسی صاحبِ حکمت نے ٹھیک کہا ہے کہ ''دس باتیں سچ نہیں ہو سکتیں؛ سچ ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے۔
اور وہ واحد سچائی **بائبل** ہے، جس نے ہمیں خُدا کے بارے میں صحیح تعلیم دی اور اُس کے بھید ہم پر کھول دیے۔

پس، ہمارے ایمان کی بنیاد بائبل ہے۔
اگر بائبل نہ ہوتی تو انسان راستبازی کی راہ کیسے جانتا؟
خُدا کی مرضی کیسے پہچانتا؟
وہ خُدا کو جانتا ہی کیسے؟

اسی لئے ایمان کی بنیاد بھی بائبل ہے، اور اعمال کی بنیاد بھی بائبل ہے۔
کیونکہ **جیسا ایمان ہو، ویسا ہی عمل ہوتا ہے۔**

اگر ایک شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ دوسری شادی اس کے لئے جائز ہے، تو چھ ماہ کے اندر اندر وہ دوسری بیوی اختیار کر لے گا؛ کیونکہ اس کے عقیدے نے ہی اُس کے عمل کو جنم دیا۔
تمہارا یقین یہ ہے کہ اس کلاس میں آکر تم خُدا کے کلام کو سیکھو گے ؛ اور دیکھو، یہی ایمان تمہیں یہاں لے آیا۔

پس اگر کسی شخص کے اعمال درست کرنے ہوں تو پہلے اس کے ایمان کو درست کرنا ہو گا؛ اور اگر ایمان درست کرنا ہو تو **بائبل پڑھنی ہو گی۔**

دیکھو یہ بہاؤ:

بائبل ← ایمان ← اعمال

اسی لئے لکھا ہے: ایمان اگر اعمال کے بغیر ہو تو مردہ ہے۔

بائبل خُدا اور انسان دونوں کو ظاہر کرتی ہے

بائبل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ہمارا ایمان کیا ہونا چاہیے، اور ہمارا چلن کیسا ہونا چاہیے۔
اور اس سے ہم ایک اور سچائی جانتے ہیں:
بائبل نے نہ صرف خُدا کی ماہیت ظاہر کی، بلکہ **انسان کی ماہیت بھی ظاہر کی۔**

تم نے Anthropology کا لفظ سُنا ہو گا— یعنی انسان کا مطالعہ۔
اور کتابِ مقدس میں روحانی انسان کا ذکر "pneumatikos anthrōpos" کے نام سے ملتا ہے۔

روحانی انسان (Pneumatikos Anthrōpos)

لفظ *pneumatikos anthrōpos* کا مطلب ہے "روحانی انسان"۔

اب سوال یہ ہے: Anthropology کیا ہے؟
علم الانسان Anthropology یعنی— انسان کا مطالعہ۔
یہ پوچھتی ہے کہ انسان کہاں سے آیا؟ انسان کیا ہے؟
کیا وہ تین اجزاء— روح، جسم، اور جان— پر مشتمل ہے؟
یا بعض کے خیال میں روح اور جان ایک ہی ہیں، اور یوں انسان دو اجزاء رکھتا ہے؟

dichotomy یا trichotomy یعنی
اسی پر لوگ پی ایچ ڈی تک کرتے ہیں۔

انسان کے بارے میں بولتی ہے۔ Anthropology پس
لگا دیا جائے، تو پھر ہمارا نشانہ نہ فلسفہ ہوتا ہے، نہ سائنس، نہ محققین کی آراء — "Biblical" لیکن جب اس کے ساتھ لفظ
بلکہ صرف یہ:
بائبل انسان کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

"جیسے "شادی" ایک اصطلاح ہے — کوئی کہے گا: "دو لوگ رشتے میں بندھے، معاہدہ ہوا، وہ ایک دوسرے کے ہو گئے۔
لیکن جب ہم کہیں **بائبلائی شادی**، تو پھر ہم اس شادی کی بات کرتے ہیں جس کے بارے میں بائبل نے اپنا تصور بیان کیا۔

انسان کا مطالعہ ہے؛ Anthropology اسی طرح
انسان کا وہ مطالعہ ہے جو کتابِ مقدس کے مطابق ہو۔ **Biblical Anthropology** لیکن
کے: فلسفہ کیا کہتا ہے؟ سائنس کیا کہتی ہے؟ انسان خود کیا سمجھتا ہے؟ "Biblical" بغیر لفظ
: شامل ہو تو مطلب یہ "Biblical" لیکن جب لفظ
بائبل انسان کے بارے میں کیا سکھاتی ہے؟

بائبلائی مسیحی بننے کی دعوت

پس ضروری ہے کہ ہم **بائبلائی مسیحی** بنیں
صرف نام کے مسیحی نہیں، نہ رسم و رواج کے مسیحی، بلکہ وہ جن کا ایمان بھی بائبل سے بنا ہو، اور جن کی زندگی بھی بائبل کے
مطابق ڈھلی ہو۔ وہ جن کی جڑیں بھی کتابِ مقدس میں ہوں، اور ان کی روش بھی کتابِ مقدس سے چلتی ہو۔

کتابِ مقدس کی ماہیت

اب ہم کتابِ مقدس پر غور کرتے ہیں۔
میں یہاں **پروٹسٹنٹ بائبل** کی بات کر رہا ہوں، جو **چھیاسٹھ کتابوں** پر مشتمل ہے۔

یہ مقدس نوشتے **کل چودہ سو سال** کے عرصے میں لکھے گئے؛
بعض کتابوں میں یہ وقت **پندرہ سو سال** تک بھی پہنچا،
لیکن اکثریت چودہ صدیوں کے اندر مکمل ہوئی۔

۲۔ تیمُتھیُس ۳:۱۶—الہامی نوشتے

''تمام کتاب خدا کے الہام سے ہے، اور تعلیم، ملامت، اصلاح، اور راستبازی کی تربیت کے لئے فائدہ مند ہے۔''

ہر وہ نوشتہ جو خُدا کے نام سے ہے، جو الہامی ہے—وہی **خُدا کا کلام** ہے۔

۲۔ پطرس ۱:۲۰—۲۱—نبوت ذاتی تشریح سے نہیں

یہ جانتے ہوئے کہ کتاب کی کوئی نبوت کسی کی ذاتی توجیہ سے نہیں ہوتی۔''
''کیونکہ نبوت کبھی انسانی مرضی سے نہیں ہوئی، بلکہ لوگ رُوحُ القُدس کے چلائے جانے سے خدا کی طرف سے بولے۔

پس ان نبوتوں اور واعظوں سے ہوشیار رہو جو اپنی طرف سے باتیں کر کے ''نبوت'' کہہ دیتے ہیں۔
بہتیرے کہتے ہیں کہ ''مجھے کلام آیا'' اور پھر بول دیتے ہیں۔
لیکن بائبل صاف کہتی ہے کہ **نبوت اُس وقت ہوتی ہے جب رُوحُ القُدس حرکت دیتا ہے، نہ کہ انسان کا ذہن یا اُس کی خواہش۔**

آج کلیسیا جھوٹے نبیوں اور جھوٹے استادوں سے بھری پڑی ہے؛
کیونکہ اکثر ایک خیال دل میں آتا ہے، اور وہ اسے خدا کے نام سے کہہ دیتے ہیں۔
لیکن پولس تھسلنیکیوں سے کہتا ہے:
''ہر چیز کو پرکھو۔''
اور پرکھنے کا معیار کیا ہے؟
کتابِ مقدس۔

ہر طومار، ہر سطر، اور ہر لفظ مقدّس بائبل کا کلامِ خدا ہے۔ سو خدا کا شکر کرو، کیونکہ تمھارے ہاتھوں میں وہ کتاب ہے جو زندہ خدا کا حقیقی کلام ہے۔ اِس نے کبھی خوف نہ کیا؛ یہ اٹل کھڑی ہے اور کبھی متزلزل نہیں ہوتی۔

مکاشفہ 1:1–2—یوحنا کی شہادت

اگلا حوالہ: مکاشفہ، باب اوّل، آیت اوّل اور دوئم۔ پاک نوشتہ یوں فرماتا ہے:

یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اُس کو دیا تا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دِکھائے جو ضرور جلد ہونے والی ہیں؛ اور اُس نے اپنے فرشتہ "
کے بھیجنے سے اپنے بندہ یوحنا پر اِس کو ظاہر کیا۔
"جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی اور اُن سب چیزوں کی گواہی دی جو اُس نے دیکھیں۔

یوں یوحنا نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کی شہادت دی، بلکہ اُن سب باتوں کی بھی جن کو اُس نے دیکھا۔

یسوع مسیح کے مکاشفہ اور مقدّس نوشتوں کے مطالعہ کی شہادت

مکاشفہ کی گواہی

آمین۔ یسوع مسیح کا مکاشفہ بھی ہمارے لئے کلامِ خدا میں پایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے—میری دانست میں شاید آگسٹین، سینٹ آگسٹین نے فرمایا (لیکن تم ضرور تحقیق کرنا)— کہ، "اگر مخلوقات اتنی خوبصورت ہیں تو خالقِ حقیقی کس قدر زیادہ حسین ہوگا۔"

بہتوں نے یہ پوچھا کہ، "کیا ہم، بغیر یسوع مسیح کے، خدا کو پہچان سکتے تھے؟ کیا ہم صرف مخلوقات کو دیکھ کر خدا کی تمجید نہ کر سکتے تھے؟"

لیکن بائبلی عالم کہتے ہیں کہ مقدّس بائبل، اور خدا کی وہ ذات جو یسوع مسیح میں ظاہر ہوئی، اُس نے ہمارے لئے وہ کچھ ظاہر کیا جو تنہا مخلوقات کبھی نہ بتا سکتیں۔ پس مقدّس نوشتوں کا مطالعہ، اور اُن کی تفسیر کا فن سیکھنا، نہایت ضروری ہے۔

مقدّس نوشتوں کی تعلیم کا بوجھ

مقدّس بائبل کا مطالعہ—اُسے پڑھنا، سیکھنا، اور یہ سیکھنا کہ اسے کس طرح بیان کرنا ہے—بہت ہی اہم ہے کیونکہ یہاں تم براہِ راست خدا سے معاملہ رکھتے ہو۔ اور اگر تم تفسیر میں غلطی کرتے ہو، تو حقیقت میں تم نے خدا کی ذات کے بارے میں خطا کی ہے، جسے خداوند ہرگز منظور نہیں کرتا۔ اِسی لئے لکھا ہے کہ بہت سے استاد نہ بنیں، کیونکہ استادوں پر زیادہ سخت مواخذہ ہوگا۔ اور یہ بجا ہے: کلام کے استاد ہونا ایک بڑی ذمہ داری ہے۔

عہدِ عتیق کی تثلیثی تقسیم

اب ہم جلدی سے دیکھیں کہ عہدِ عتیق تین بڑے حصّوں میں تقسیم ہے۔اگرچہ مزید تقسیمات بھی کی جاسکتی ہیں مگر ہم اصل تین کا جائزہ لیں گے۔

1. تورات (تورت)—شریعت کی کتابیں

یہ شریعت کی کتابیں ہیں، جن کو تورات یا تورت کہا جاتا ہے، جو موسیٰ کے وسیلہ سے ہمیں دی گئیں:
پیدایش، خروج، احبار، گنتی، استثنا۔

2. نبیوں کی کتابیں

کہتے ہیں۔یہودی بھی عہدِ عتیق کو مانتے Prophetic Books دوسری تقسیم نبیوں کی کتابیں ہیں، جنہیں انگریزی میں ہیں، اور اپنی زبان میں وہ شریعت کو تورات، نبیوں کو نیئیم، اور مکتوبات کو کتوبیم کہتے ہیں۔

3. شاعرانہ کتابیں (کتُوبیم)

تیسری تقسیم شاعرانہ کتابیں ہیں، جنہیں مکتوبات بھی کہا جاتا ہے۔عبرانی زبان میں اِنہیں کتوبیم کہتے ہیں۔عبرانی میں آخر پر ''یم'' کا اضافہ جمع کے معنی رکھتا ہے۔چنانچہ نبی—نبی، اور نیئیم—نبیان۔اسی طرح تلمید—شاگرد، اور تلمیدیم—شاگردان۔

حتّیٰ کہ اردو کا طالبِ علم بھی کچھ مشابہت رکھتا ہے، کیونکہ عبرانی اور اردو میں بہت سی مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔عبرانی میں سڑک کیلئے لفظ ''دَرخ'' ہے، اور اردو میں ''سڑک''۔جب میں عبرانی پڑھتا تھا تو الفاظ کو یاد رکھنے کیلئے انہیں اردو الفاظ سے جوڑ لیتا تھا۔

یوں ہمارے پاس تین حصّے ہیں: تورات، نیئیم، اور کتوبیم—عہدِ عتیق کی تثلیثی تقسیم۔

عہدِ جدید کی چہارگانہ تقسیم

عہدِ جدید چار حصّوں میں تقسیم ہے۔

1۔ انجیلیں (اِنجیل)

پہلا حصّہ انجیلیں ہیں—متی، مرقس، لوقا، اور یوحنا—جنہیں انجیلِ اربعہ کہتے ہیں۔

2۔ تاریخی کتاب (اعمال کی کتاب)

دوسرا حصّہ اعمال کی کتاب ہے۔ اگرچہ اس کا نام ''اعمالِ رسولاں'' ہے، لیکن کئی بائبلی علما اسے تاریخی بھی شمار کرتے ہیں، کیونکہ یہاں کلیسیا کے آغاز کی تاریخ مذکور ہے۔

Unger's Handbook of the Bible، Lion's Handbook to the Bible اور متعدد بائبل ڈکشنریاں اعمال کو تاریخی بیان کرتی ہیں، کیونکہ اس میں یہ درج ہے کہ کلیسیا کیسے شروع ہوئی، اور یسوع مسیح کے عروج کے بعد مشنری کام کیسے شروع ہوا۔

3. رسائل

تیسرا حصّہ رسائل پر مشتمل ہے۔ ایک بار میں نے تھامس رینّز کا ایک مضمون پڑھا جس میں اُس نے خط اور رسالے میں فرق بتایا، مگر آج ہم اُس بحث میں نہیں جائیں گے۔

4۔ مکاشفاتی کتاب

آخری حصّہ مکاشفہ کی کتاب ہے۔ بہت سے لوگ اسے مکاشفاتی کتاب کہتے ہیں۔ یہ لفظ یونانی ''اپوکالیپسِس'' سے نکلا ہے، جس کا مطلب پردہ اُٹھانا، یا مخفی باتوں کو ظاہر کرنا ہے۔

اور مکاشفہ کی کتاب کیا ہے سوائے اُن باتوں کے پردہ کشائی کے جو پہلے پوشیدہ تھیں؟ جب مخفی امور یوحنا پر ظاہر ہوئے تو اُس نے ''لکھا کہ اُس نے آسمان میں ایسی باتیں دیکھیں؛ مگر بعض باتوں کے بارے میں اُس نے کہا، ''اِنہیں لکھنا انسان کیلئے روا نہیں۔

پس مکاشفہ کو مکاشفاتی کتاب کہا جاتا ہے، کیونکہ اس نے مستقبل کی باتیں بیان کیں—— مسیح کے آنے کے متعلق، اور آخری باتوں کی تعلیم کے متعلق، جنہیں میں پہلے تمہیں اسخاتولوجی کے عنوان سے پڑھا چکا ہوں۔

مقدّس نوشتوں کی یگانگت

کتابیں تو چھیاسٹھ ہیں، مگر بائبل اپنی اصل میں ایک ہے—— متحد، ہم آہنگ۔ اس کے درمیان کوئی تضاد نہیں، کیونکہ ایک ہی روح القدس نے مُصنّفین کو حرکت دی۔ اس کا پیغام بھی ایک ہے۔ بعد میں میں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ پیغام کیا ہے۔

بائبلی تفسیر کی سنجیدگی

جب ہم ہر مینیو ٹکس کی بات کرتے ہیں تو سمجھ لو: تمھارے ہاتھ میں کوئی عام کتاب نہیں۔ یہ کوئی سائنسی درسی کتاب نہیں۔ وہ کتاب جسے تم گھر سے لائے، اپنے پرس یا تھیلے میں رکھ کر یہاں لائے—وہ کتاب جسے میں اور تم بائبل کہتے ہیں، خدا کا کلام—یہ عام کتاب نہیں۔ یہ خدا کی مکتوب اِلہامی سانس ہے۔ اب تم نے اسے بیان کرنا ہے، اور لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔ پس تمہاری روش ہر گز لاپرواہ نہ ہو۔

ایک آدمی تھا—شاید تم نے یہ قصہ سنا ہو—جس نے کہا، ''میں بائبل کو بے اختیار کھولوں گا، اور جو لفظ نکلے گا وہ میرے لئے خدا کا حکم ہو گا۔ ''مگر وہ بائبل کو ٹھیک طرح بول بھی نہ سکا؛ وہ ''بائبل'' کی بجائے ''بایبل/بائبلہ'' کہتا تھا۔

کو صحیح ''Bible'' ہمیں لوگوں کو سکھانا ہے کہ اردو میں ''بائبل'' کہنا چاہئے، کیونکہ ''بایبل/بایبلہ'' کا معنی بکواس ہے۔ لہٰذا طرح بولا جائے۔

اُس شخص نے بائبل کو بے اختیار کھولا۔ پہلی بار ایک آیت ملی جس میں لکھا تھا کہ خدا اسے برکت دے گا، اور اس کی روٹی اور پانی کو برکت دے گا، اور وہ بہت خوش ہوا۔ اگلے دن پھر ایسا کیا، اور آیت ملی کہ خدا اس کی حدوں کو وسیع کرے گا اور اسے ابرہام، اسحاق، اور یعقوب کے خدا کی برکت دے گا۔ وہ پھر خوش ہوا۔

''لیکن تیسرے دن جب اس نے بے ترتیب کھولا، تو آیت اُس پر پڑی: ''یہوداہ گیا اور اپنے آپ کو پھانسی دے دی۔

لو اب احمقانہ بات دیکھو: اگر تم پہلی دو آیات کو اپنے لئے خدا کا براہِ راست حکم سمجھتے ہو، تو تیسری کو بھی سمجھو۔ پس بائبل کوئی لاٹری نہیں؛ یہ کوئی کھیل نہیں۔ اس کے ساتھ کھیل نہیں کرنا چاہئے۔ اسے نہایت ادب کے ساتھ ہاتھ لگانا چاہئے۔ اِسی لئے تمہیں بائبلی تفسیر کا کورس پڑھایا جا رہا ہے۔